مولای صل وسلم دائما ابدا   درسِ حدیث   علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

استغفار کا تعلق دل سے ہے ۔ ہر کوئی اللہ کا محتاج ہے
انبیاء کرام علیہم السلام بھی استغفار کرتے تھے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 46 سائیڈ B 1985 - 05 - 03)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے ہمیں نیکیوں کے راستے بتلائے ، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کے طریقے بتلائے ، گناہوں کی معافی کن الفاظ سے ہو اور کون سے کلمات کہے جائیں گناہ کی معافی کے لیے، وہ کلمات بھی تلقین فرمائے۔ یہ جو شعبان کی ۱۴، ۱۵ کی درمیانی شب ہے اور اسی طرح اور اوقات ہیں وہ اوقات بتلائے کہ یہ وقت ہے۔ ایسے ہی مقامات بتلائے کہ فلاں فلاں مقامات ایسے ہیں جہاں دُعا قبول ہوتی ہے۔

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استغفار کی فضیلت میں ارشاد فرمایا کہ **وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً** [1] خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ دن میں ستر سے بھی زیادہ مرتبہ کرتا ہوں۔ خود اپنا عمل ارشاد فرمایا۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۳ ج ۱

استغفار کا مطلب :

اس میں مجھے ایک بات کا خیال آتا ہے کہ استغفار کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بندہ یہ چاہے کہ وہ ڈھانپ لے۔ تو استغفر اللہ کا مطلب ہوا اللہ تعالیٰ سے میں چاہتا ہوں کہ وہ ڈھانپ لے، اب گناہ گار آدمی ہے تو اُس کی طلب یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو اپنی رحمت سے معاف فرمادے، گناہوں کا پردہ بھی رکھے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور مغفرت کے معنی بھی یہی ہیں کہ ڈھانپ لینا یا بخشش فرمادینا۔ کہا جاتا ہے ''خدا اُن کی مغفرت فرمائے'' مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ اُن کو معاف کرے اور اُن کو رحمت میں ڈھانپے۔ تو آقائے نامدار ﷺ تو معصوم تھے، آپ سے تو کوئی گناہ نہیں ہوا۔ گناہوں سے اللہ نے بچائے رکھا تھا۔

نبی علیہ السلام کی استغفار کا مطلب :

تو آپ ﷺ کے استغفار فرمانے کا مطلب کیا ہے؟ آپ ﷺ کے استغفار فرمانے کا مطلب یہ ہوا کہ تلقین کرنی ہوئی، اُمت کو سکھانا ہوا کہ تم خدا کی طرف رجوع کرتے رہو۔ خدا سے اُس کی رحمت طلب کرتے رہو، معافی طلب کرتے رہو۔ یہ چاہتے رہو کہ وہ تمہیں اپنی رحمت میں ڈھانپے رکھے اور دُنیا میں بھی اِس سے فائدہ ہے اور آخرت میں تو ہے ہی۔

رحمت کے اثرات :

تو جب اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کسی پر فرمالیتے ہیں تو پھر اُس کو آگے کو نیکی ہی کی توفیق ہوتی ہے، برائی سے وہ بچا رہتا ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ایسا انتظام ہوجاتا ہے اُس کے لیے کہ نیکی کی قوت بڑھادی جاتی ہے، بُرائی کی قوت مغلوب کردی جاتی ہے۔ تو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جو استغفار فرماتے تھے تو اُس کا ایک مطلب یہ بھی ہوا کہ آپ ﷺ گویا یہ چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں ڈھانپے رکھے اور یہ طلب سارے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کرتے تھے۔

ہر کوئی اللہ کا محتاج ہے :

اللہ سے مستغنی ہونے کا کسی نے بھی اظہار نہیں کیا، حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بیماری سے شفایاب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی تمام چیزیں ٹھیک کردیں، اُن کی زمین کی پیداوار بھی ٹھیک ہوگئی، آمدنی بھی

ٹھیک ہوگئی، صحت بھی ٹھیک ہوگئی اور جب وہ ایک دفعہ غسل فرمارہے تھے تو ٹڈیاں آکر گریں سونے کی، وہ اکٹھی کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُكَ عَمَّا تَرٰی یہ جو کچھ دیکھ رہے ہو، یہ ٹڈیاں گر رہی ہیں سونے کی ہیں، میں نے تمھیں اتنا دے رکھا ہے کہ اِن ٹڈیوں کا کوئی تمھیں خیال ہی نہیں ہونا چاہیے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ لَا غِنٰی بِی عَنْ بَرَکَتِكَ تیری برکت سے میں کبھی بھی مستغنی نہیں ہوسکتا یعنی تیری طرف سے جو رحمت اور برکت نازل ہو اُس کا تو میں ہمیشہ ہی محتاج رہوں گا۔

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ بِرَحْمَتِہٖ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے، سوال سے، حساب سے، عذاب سے کوئی بھی نہیں بچے گا سوائے اُس کے کہ جسے خدا اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ تو آقائے نامدار ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا وَلَا اَنْتَ جناب بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ بِرَحْمَتِہٖ تو اصل میں خدا کا بندہ ہونے میں خدا کی مخلوق ہونے میں سب برابر ہوجاتے ہیں اور خدا خالق ہونے کے اعتبار سے، غنی ہونے کے اعتبار سے، قادر ہونے کے اعتبار سے، اور تمام اپنی صفات کے اعتبار سے، سب کے لیے ڈر اور عظمت والی ذات ہے اور اب ہی نہیں بلکہ قیامت میں بھی ڈریں گے جب دیکھ لیں گے کہ ہمیں نجات ہوچکی پھر بھی ڈریں گے۔ اور وہ حدیث آتی ہے شفاعتِ کبریٰ کی، حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا اِس وقت ظہور ہو رہا ہے میں نہیں بات کرسکتا، نوح کے پاس جاؤ۔ نوح علیہ السلام آگے بھیج دیں گے ابراہیم علیہ السلام کے پاس، وہ خلیل اللہ ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی جواب دیں گے۔ اور ہر آدمی نفسی نفسی کہے گا ہر نبی یہ کہے گا کہ مجھے اپنی ذات کی فکر ہے، تو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تو غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ ہے، سب سے بے نیاز، لہٰذا سب ڈرتے ہیں۔ تو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں کہ اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ بِرَحْمَتِہٖ اب یہ حال دُنیا ہی میں نہیں بلکہ قیامت کا بھی بتایا گیا کہ اُس میدان میں بھی یہ ہوگا حال، تو اللہ تعالیٰ کے غضب سے تو سب ہی ڈرتے ہیں۔ تو مغفرت کی طلب جو ہے وہ بھی اسی لیے ہے کہ تو اپنی رحمت میں ڈھانپے رکھ، غضب کا سامنا ہی نہ ہو، نظر بھی نہ پڑے۔ تو آپ ﷺ نے ایک اپنا عمل بتلایا کہ میں ستر سے بھی زیادہ دفعہ استغفار کرتا ہوں۔

استغفار کی ایک اور وجہ :

اور ایک وجہ اس کی اور بھی آتی ہے حدیث شریف میں، وہ یہ کہ لوگوں سے اختلاط یعنی ملنا جلنا، جو اِس کا

اثر صاف دل پر پڑتا ہے تو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا کہ اَنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ میرے دل پر غین جیسے آتا ہے دُھن جیسی آجاتی ہے تو میں پھر سو دفعہ استغفار کرتا ہوں اور استغفار کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کا اعتراف کرے کہ میں نے گناہ کیے ہیں، اگر کوئی کہے کہ میں نے کیے ہی نہیں گناہ، تو غلط کہتا ہے۔

کوئی گناہوں سے بچا ہوا نہیں :

کوئی گناہوں سے بچا ہوا نہیں ہے بلکہ یہ علامت ہے اس بات کی کہ اس کی آنکھیں کمزور ہیں، اُسے نظر ہی نہیں آرہا بالکل، حالانکہ گناہ تو لازماً ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ نظر ڈالے اور غور کرے۔

استغفار کا طریقہ :

تو پھر انسان کو چاہیے کہ آئندہ نہ کرنے کا ارادہ کرے، پہلے تو گناہ کو گناہ کا کام سمجھے پھر اُس سے معافی چاہے، آئندہ نہ کرنے کا ارادہ کرے، تو یہ استغفار ہوا۔ اور استغفار کے کلمات کا ادا کرتے رہنا بے خیالی میں کہ آدمی کو خیال بھی نہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں بس تسبیح پڑھے جا رہا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اتنا جملہ فرض کریں پڑھے جا رہا ہے تو پھر یہ ہے کہ اس سے کچھ نہ کچھ فائدہ تو ہوگا۔ فائدہ یہ ہوگا جیسے کہ زبان اس کی ذکر ہی میں لگی ہوئی ہے، اللہ کا نام لینے میں لگی ہوئی ہے لیکن جو حقیقی فائدہ ہے وہ نہیں ہوگا اور اس میں یہ بھی شرط نہیں ہے کہ انسان زبان سے کہے۔

استغفار کا تعلق دل سے ہے :

بلکہ اصل میں تو استغفار ہے ہی دل کا کام، زبان کا نہیں ہے۔ زبان سے تو اُس کی تائید کی جاتی ہے اُس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ حقیقتاً جو توبہ ہے یا استغفار ہے اُس کا تعلق قلب سے ہے۔ اور اپنے گناہ انسان کو پیشِ نظر رکھنا چاہئیں اور خدا سے استغفار کرتے رہنا چاہیے اور استغفار سنت عمل ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے کر کے دکھلایا ہے اور استغفار اگر بے خیالی میں بھی ہو تو وہ فائدہ تو نہیں ہوگا جو گناہوں سے توبہ کا ہوتا ہے، اتنا فائدہ ضرور ہوگا کہ زبان خدا کے ذکر میں لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور رحمتوں سے نوازے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ آمین۔ اختتامی دُعاء............